از عدالتِ عظمیٰ

کرم سنگھ

بنام

سٹیٹ آف پنجاب و دیگر

تاریخ فیصلہ: 29 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

پنجاب پولیس کے قواعد-پولیس کانسٹیبل-تعزیرات ہند کی دفعہ 323 کے تحت سزا پانے اور جانچ پڑتال پر رہا ہونے پر ملازمت سے برخاست-بحالی کی درخواست — خارج کرنا- قرار پایا کہ، حکام اس کی بحالی کو خارج کرنے میں حق بجانب تھے، کیونکہ وہ ایک منظم فورس کا رکن تھا- تاہم، برخاستگی ملازمت سے ہٹانے میں تبدیل ہو گئی۔

یونین آف انڈیا بنام بکشی رام، [1990] 2 ایس سی سی 426، لاگو ہوا۔

شنکر داس بنام یونین آف انڈیا، [1985] 2 ایس سی سی 358، نے وضاحت کی اور اسے ناقابل اطلاق قرار دیا۔

ڈپٹی ڈائریکٹر کالجئیٹ ایجوکیشن (انتظامیہ) بنام ایس ناگور میرا، [1955] 3 ایس سی سی 377، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 903، سال 1996۔

ایل پی اے نمبر 657، سال 1995 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.8.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے آر کے کپور، پی ورما، ایس کے سریواستو اور انیس احمد خان۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ہم نے درخواست گزار کے فاضل وکیل کو سنا ہے۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزار اور دیگر پر تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے ساتھ ساتھ دفعہ 34 اور دفعہ 323 اور 324 کے تحت جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ سیکشن کورٹ نے درخواست گزار و دیگراں کو مجرم قرار دیا لیکن اپیل پر، عدالت عالیہ نے درخواست گزار کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور دفعہ 324 کے تحت بھی اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا لیکن دفعہ 323 کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا اور اسے جانچ پڑتال پر رہا کر دیا۔ اس کے بعد، درخواست گزار نے بحالی کی درخواست کی۔ حکام، چونکہ درخواست گزار کو پہلے ہی برخاست کر چکے ہیں، اس نے قاعدہ 16.2.(2) پنجاب پولیس کے قواعد کی توضیعات کے پیش نظر اسے ملازمت میں بحال کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے اس کی درستگی کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے ایل پی اے نمبر 95/657 لیکن 8.8.1995 کے حکم نامے میں اسے خارج کر دیا۔ اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل شری کپور نے دلیل دی ہے کہ چونکہ درخواست گزار کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور 324 کے تحت جرم کے الزام سے بری کر دیا گیا ہے اور اسے دفعہ 323 کے تحت جرم کے لیے جانچ پڑتال پر رہا کر دیا گیا ہے، اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بحالی کے لیے اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ ہے اور اس لیے حکام اور عدالت عالیہ کا نظریہ قانون میں درست نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ شنکر داس بنام یونین آف انڈیا، [1985] 2 ایس سی سی 358 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ پروبیشن آف آفنڈرز ایکٹ، 1958 کی دفعہ 12 کے تحت بری ہونے اور آپروبیشن پر رہا ہونے پر، حکام ہر معاملے کے حقائق پر غور کرنے کے حقدار ہیں کہ آیا اس میں اپیل کنندہ کو ملازمت میں بحال کیا جا سکتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اثباتِ جُرم اس کا ایک حصہ ہے اور مقدمے کی سماعت پر رہائی دوسرا۔ بعد کا حصہ صرف مجرم کو اس مدت کے دوران اپنے اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرنے پر سزا سے نہ گزرنے کے قابل بناتا ہے جس کے لیے پروبیشن دی گئی تھی۔ فرض کریں کہ جانچ پڑتال کی مدت کے دوران، وہ ایک اور جرم کا ارتکاب کرتا ہے، پھر اس کی جانچ ختم ہو جاتی ہے اور وہ سزا سے گزرنے کا ذمہ دار ہو گا۔ جب کسی سرکاری ملازم کو کسی جرم کے لیے سزا سنائی جاتی ہے، تو یہ اس کی بدانتظامی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے برخاست کیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں اثباتِ جُرم ایک شخص کی موت اور چوٹ پہنچانے میں اس کی شرکت کی بنیاد پر ہے۔ اگرچہ اسے قتلِ عمد کے جرم سے بری کر دیا گیا تھا،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

وہ متعلقہ وقت پر کانسٹیبل ہونے کے ناطے اور فورس کا ایک نظم وضبط والا رکن ہونے کے ناطے، اس سے توقع نہیں کی جاتی تھی کہ وہ جرائم میں حصہ لے گا؛ اس کے بجائے، اس سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ جرم کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ شنکر داس کے معاملے (اوپر) میں، یہ قرار دیا گیا تھا کہ چونکہ فیصلہ لینے سے پہلے موقع نہیں دیا گیا تھا، اس لیے ملازمت سے ہٹانا قانونی طور پر درست نہیں تھا۔

یونین آف انڈیا بنام بکشی رام، [1990] 2 ایس سی سی 426 میں، اس عدالت نے پروبیشن آف آفینڈرز ایکٹ کے دفعہ 12 کے اثر اور سرکاری ملازم کو ہٹانے کے اختیار اور اثباتِ جُرم کو بھی نااہل قرار دیا، حالانکہ اسے جانچ پڑتال پر رہا کیا گیا تھا۔ کئی عدالتِ عالیہان کی طرف سے دی گئی مستقل استدلال کو منظوری دینے کے بعد جیسا کہ فیصلے کے پیرا 11 میں نوٹ کیا گیا ہے، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ دفعہ 12 مجرم کا حق دیتی ہے، لیکن یہ جرم کو ختم نہیں کرتی ہے اور یہ اثباتِ جُرم سے منسلک نااہلی ہوگی۔ حکام کو ملازمت سے ہٹانے کی سزا عائد کرنے میں اس عنصر کو مد نظر رکھنے کا حق ہوگا۔ اس صورت میں، ملازمت سے برخاستگی کے جرمانے کو ملازمت سے ہٹانے میں تبدیل کر دیا گیا۔

ڈپٹی ڈائریکٹر کالجئیٹ ایجوکیشن (انتظامیہ) بنام ایس ناگور میرا، [1995] 3 ایس سی سی 377 میں، اس عدالت کے ایک اور بنچ نے اس تنازعہ پر غور کیا ہے کہ آیا، جب ملزم کو فوجداری عدالت نے مجرم قرار دیا ہے، تب بھی تادیبی اتھارٹی کیس کے نتائج کا انتظار کرے گی۔ اس عدالت نے رائے دی کہ ایک بار ملزم کو مجرم قرار دیے جانے کے بعد، یہ آئین کے آرٹیکل 311(2) فقرہ کے تحت کارروائی کرنے کی بنیاد بناتا ہے، جو تاہم استغاثہ کے مقدمے کے حتمی نتائج سے مشروط ہوگا۔ اگر مقدمہ ملزم کے حق میں ختم ہو جاتا ہے اور باعزت طور پر بری ہو جاتا ہے، تو حکام کو ہٹانے کے حکم پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تناسب بھی درخواست گزار کی مدد نہیں کرتا کیونکہ اسے پہلے ہی دفعہ 323 کے تحت مجرم قرار دیا جا چکا ہے اور یہ نااہلی ہے حالانکہ اسے جانچ پڑتال پر رہا کیا گیا تھا۔ ان حالات میں بکشی رام کے معاملے میں تناسب اس معاملے کے حقائق پر لاگو ہوگا۔ اس نظریے میں، درخواست گزار نظم وضبط والی پولیس فورس کا رکن ہونے کے ناطے، حکام نے اس کی بحالی کو خارج کرنے کا جواز پیش کیا۔ تاہم، ہم برخاستگی کے جرمانے کو ملازمت سے ہٹانے کے جرمانے میں تبدیل کرتے ہیں۔

اس کے مطابق ایس ایل پی کو برخاست کیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document